عدالت العظمیٰ آزاد جموں و کشمیر

(شریعت اپیلیٹ بینچ)

روبرو : چوہدری محمد ابراہیم ضیاء، چیف جسٹس

غلام مصطفیٰ مغل، جج

۱۔ فوجداری اپیل نمبر ۸/۲۰۱۸

(متدائرہ:۱۹اپریل ۲۱۰۸ء)

۱۔ شکیل احمد ولد عبدالعزیز،

۲۔ مسماۃ شبیلہ بیوہ ناہید اقبال قوم راجپوت ساکنہ گاؤں بڑوھ تحصیل سماہنی، ضلع بھمبر۔

(اپیلانٹ)

بنام

۱۔ خانزادہ ولد محمد اصغر قوم راجپوت ساکنہ گاؤں بڑوھ تحصیل سماہنی، ضلع بھمبر۔

(رسپانڈنٹ)

۲۔ سرکار بذریعہ ایڈووکیٹ جنرل آزاد جموں وکشمیر۔

(ترتیبی رسپانڈنٹ)

(اپیل بخلاف فیصلہ شریعت اپیلیٹ بینچ عدالت العالیہ مصدرہ ۹فروری ۲۰۱۸ء

برفوجداری نگرانی نمبر ۱۶۶/۲۰۱۷)

منجانب اپیلانٹ: عبدالرزاق چوہدری، ایڈووکیٹ

منجانب رسپانڈنٹ نمبر ۱: ارشد مجید ملک، ایڈووکیٹ

منجانب سرکار: محمود حسین چوہدری، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل۔

۲۔ فوجداری اپیل نمبر ۱۰/۲۰۱۸

(متدائرہ:۱۸مئی ۲۰۱۸ء)

شکیل احمد ولد عبدالعزیز قوم راجپوت ساکنہ بڑوھ تحصیل سماہنی، ضلع بھمبر۔

(اپیلانٹ)

بنام

۱۔ محمد معروف ولد راجہ محمد فاروق قوم راجپوت ساکنہ بڑوھ تحصیل سماہنی، ضلع بھمبر۔

(رسپانڈنٹ)

۲۔ سرکار بذریعہ ایڈووکیٹ جنرل/ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل آزاد جموں وکشمیر۔

(ترتیبی رسپانڈنٹ)

(اپیل بخلاف فیصلہ شریعت اپیلیٹ بینچ عدالت العالیہ مصدرہ ۱۲مئی ۲۰۱۸ء

برفوجداری نگرانی نمبر ۴۰/۲۰۱۸)

منجانب اپیلانٹ: چوہدری محمد بشیر تبسم، ایڈووکیٹ۔

منجانب رسپانڈنٹ نمبر۱: بابر علی خان، ایڈووکیٹ۔

منجانب سرکار: محمود حسین چوہدری، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل۔

تاریخ سماعت: ۱۹فروری ۲۰۱۹ء

فیصلہ:۔

چوھدری محمد ابراھیم ضیاء، چیف جسٹس: اپیل ہاعنوان بالا عدالت العالیہ کے شریعت اپیلیٹ بینچ کے فیصلہ جات مصدرہ ۹فروری ۲۰۱۸ء و۱۲مئی ۲۰۱۸ء کے خلاف دائر کی گئی ہیں جن کی رُو سے ہر دوملزمان کی جانب سے دائر کردہ نگرانی ہامنظور کرتے ہوئے اُن کو ضمانت پر رہائی دی گئی۔ چونکہ ہر دو اپیل ہا میں ایک ہی معاملہ زیر تصفیہ ہے اس لیے اِن کو یکجا کیا جا کر یکسو کیا جانا مناسب ہے۔

۲۔ مختصراً حالات مقدمہ اسطور ہیں کہ مورخہ ۵مئی ۲۰۱۷ کو تھانہ پولیس سٹی بھمبر میں مستغیث اپیلانٹ (شکیل احمد) نے بذیل ابتدائی رپورٹ درج کروائی:

''آج مورخہ ۵۔۵۔۲۰۱۷ کو سائل معہ حقیقی بھتیجا ناہید حسین ولد راجہ وحید خان ساکن بڑوھ اپنے بھتیجے نوید حسین جو قتل کیس میں گرفتار ہو کر بند جیل بھمبر ہے ملنے بھمبر آئے تھے کہ وہاں سے بوقت قریب ۶ بجے شام ناہید حسین کو ناصر ولد فاروق قوم راجپوت ساکن بڑوھ حال بھمبر نے ٹیلی فون کر کے شہباز ولد اعجاز ساکن گڑھا دین نزد روز ویلی کے گھر بلایا۔ مظہر اور ناہید حسین اپنی اپنی گاڑیوں پر نکل پڑے۔ ناہید کے ہمراہ اس کا ماموں زاد بھائی حسنین بن

معروف اور ایک دوست شاہد وسیم تھے۔مظہر کے ہمراہ ممتاز ولد محمد تاج ،نزاکت ولد جمروز تھے۔ہم ناہید حسین کی گاڑی کے پیچھے تھے جونہی ناہید حسین کی گاڑی روز ویلی ریسٹ ہاؤس سے پیچھے نیچے پہنچی تو آگے خانزادہ، پیرزادہ، امیرزادہ، پسران راجہ اصغر اقوام راجپوت سکنہ بڑوھ مسلح کلاشنکوف تھڑا لگا کر کھڑے تھے جن کے ہمراہ بلاول، بلال پسران طاہر، طاہر ولد عظمت ساکن ڈنہ حال کھمب بھمبر کھڑے تھے جن کے ہمراہ رؤف، معروف ،عجائب، محمود ،ناصر پسران فاروق ساکنان بھمبر اور دو نا معلوم اشخاص بھی تھے جو بھی کلاشنکوف نما بندوقوں سے مسلح تھے نے یکبارگی سے بہ نیت قتل ناہید حسین پر فائرنگ شروع کر دی پہلا فائر ناصر نے کیا پھر باقیوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ بلاول اور ناصر کی فائرنگ سے ناہید حسین کے چہرے، منہ اور گردن پر فائر لگے جبکہ بقیہ ملزمان کی فائرنگ سے ناہید حسین کو چھاتی دیگر جسم و شاہد وسیم کو سر میں گولیاں لگیں جو موقع پر ہی جان بحق ہو گئے جبکہ ان کے ہمراہ حسنین بن معروف گاڑی کے شیشے لگنے سے زخمی ہوا اور گاڑی میں نیچے ہو کر چھپ گیا مظہر نے اپنی گاڑی پیچھے روک لی اور واقع کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ملزمان فائرنگ کرتے ہوئے للکارتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ ہم نے بدلہ لے لیا ہے۔ گڑھا دین کی جانب بھاگ گئے جبکہ بلال اور بلاول ایک کار میں بیٹھ کر بھمبر شہر کی جانب بھاگ گئے یہ واقعہ ضمیر، جہانگیر پسران بشیر، یونس، ذوالفقار، پسران فتح محمد ،خضر ولد یعقوب ،ضرار ولد محمد تاج ،شہباز ،فیصل فاروق ولد محمد فاروق ساکنان بڑوھ حال بھمبر کی ایماء و مشورہ سے ہوا ہے۔ وجہ عناد یہ ہے کہ مظہر و دیگر برادران و بھتیجوں پر مختلف پرچے ملزمان نے کروا رکھے ہیں جن میں ہم بے گناہ تھے بلکہ ملزمان سے راضی نامہ بھی کر لئے ہوئے ہیں۔آج ملزمان نے دھوکہ سے ملزمان کو بلوا کر فائرنگ کر کے ناہید حسین اور شاہد وسیم کو قتل کر دیا۔ رپورٹ ہے کارروائی کی جائے وغیرہ۔''

اس رپورٹ پر ملزمان کے خلاف مقدمہ علت نمبر۲۰۱۷/۷۳ درج ہوا۔ملزمان کو گرفتار کرتے ہوئے تفتیش کا آغاز کیا گیا۔۲۴ جولائی ۲۰۱۷ء کو ملزمان راجہ مظہر وغیرہ بشمول راجہ معروف خان نے درخواست ضمانت روبرو عدالت ضلعی فوجداری بھمبر دائر کی جبکہ ملزم خانزادہ و دیگر نے درخواست ضمانت ۱۲ستمبر ۲۰۱۷ء کو دائر کی۔ عدالت ضلعی فوجداری نے درخواست عنوانی راجہ مظہر اقبال وغیرہ بنام سرکار وغیرہ بروئے فیصلہ محررہ ۹ستمبر ۲۰۱۷ء مسترد کر دی جبکہ درخواست عنوانی خانزادہ وغیرہ بنام سرکار وغیرہ بروئے فیصلہ محررہ ۲۵ اکتوبر ۲۰۱۷ء خارج ہوئی۔تفتیش مکمل ہونے کے بعد چالان مورخہ ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۷ء کو عدالت مجاز میں پیش کیا

گیا۔ ہر دو فیصلہ جات کے خلاف ملزمان رسپانڈنٹان محمد معروف اور خانزادہ نے فاضل عدالت العالیہ کے شریعت اپیلیٹ بینچ کے روبرو الگ الگ نگرانی ہا دائر کیں۔ فاضل شریعت اپیلیٹ بینچ نے نگرانی ہا منظور کرتے ہوئے دونوں ملزمان کو ضمانت پر رہا کر دیا۔

۳۔ وکلاء مستغیث اپیلانٹ چوہدری عبدالرزاق و چوہدری محمد بشیر تبسم نے تفصیل سے کہانی استغاثہ اور فریقین کے مابین سابقہ دشمنی، مقدمات اور راضی نامہ کا حوالہ دیتے ہوئے اظہار کیا کہ یہ اتفاقی اور معمول کا واقعہ نہ ہے بلکہ انتہائی منصوبہ بندی کے ساتھ دشمنی کی بناء پر انتقام لینے کی غرض سے ملزمان نے جس انداز سے ارتکاب جرم کیا ہے اُس سے پورا معاشرہ عدم تحفظ کا شکار ہوا ہے۔ جس بیہمانہ انداز میں ملزمان نے دو نہتے انسانوں کی جان لی ہے وہ اُن کی سفاکی اور مجرمانہ ذہنیت کا مظہر ہے۔ فاضل شریعت اپیلیٹ بینچ نے فیصلہ جات زیرنزاع صادر کرتے ہوئے حالات وواقعات کا قانون کے مطابق درست تجزیہ نہ کیا ہے اور قانون کے مسلمہ اصولوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ملزمان کو رعایت ضمانت دی جس کے وہ مستحق نہ ہیں۔ فیصلہ جات زیر نزاع میں فاضل عدالت ماتحت نے قبل از وقت ایسی رائے قائم کی ہے جس سے حتمی انفصال مقدمہ پر بھی اثر پڑتا ہے۔ ملزمان پر مجمع غیر قانونی کے اراکین ہونے کی بناء پر اجتماعی ارتکاب جرم کا الزام ہے۔ فاضل شریعت اپیلیٹ بینچ نے ضمانت کے مرحلہ پر غیر ضروری طور پر خلاف قانون وحقائق شہادت کا باریک بینی سے تجزیہ کیا ہے جو قانون کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہے۔ ضمانت کے مرحلہ پر عدالت کو صفحہ مسل پر موجود مواد کا سرسری جائزہ لیتے ہوئے یہ تعین کرنا ہوتا ہے کہ کیا ملزم کا ارتکاب جرم سے منسلک ہونا کسی مزید تحقیق کا محتاج ہے یا سارے مواد کو درست مانتے ہوئے بھی ملزم کے ارتکاب جرم سے منسلک ہونے کے حوالے سے شبہ پایا جاتا ہے۔ جبکہ معاملہ ہذا میں چشمدید، قرآئینی اور دیگر تائیدی شہادت کے اجمالی جائزہ سے کہانی استغاثہ میں ایسی کوئی گنجائش پیدا نہ ہوتی ہے۔ اس طرح فیصلہ جات زیرنزاع خلاف قانون ہیں۔ فاضل وکلاء نے مزید اظہار کیا کہ ملزمان ضمانت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے گواہان استغاثہ کو منحرف کرنے کے درپے ہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے مقدمہ کی پیروی کرنے پر وکیل مستغیث کو دھمکی بھی دی۔ علاوہ ازیں زائد از ایک سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی ملزمان کے تاخیری حربوں کی وجہ سے شہادت استغاثہ کی قلمبندی میں معقول پیش رفت نہ

ہوئی ہے۔ملزمان منصوبہ بندی کے تحت مقدمہ کی کارروائی میں تاخیر کر کے شہادت استغاثہ ضائع کرنے کے علاوہ گواہان استغاثہ کومنحرف کرنا چاہتے ہیں۔فاضل وکلاء نے مزید کہا کہ ملزمان انتہائی بااثر گروہ ہیں۔اُن کا طرزعمل پورے علاقہ میں قانون کی عملداری پر ایک سوالیہ نشان ہے۔دوران سماعت ملزمان ایک منصوبہ بندی کے تحت مقدمہ کی کارروائی کو مؤثر طریقہ سے آگے نہیں بڑھنے دے رہے اور مختلف بہانوں سے مقدمہ کو التواء کا شکار کررہے ہیں جس سے انصاف کے تقاضے مجروح ہورہے ہیں۔لہذا اپیل ہا منظور کرتے ہوئے فیصلہ جات زیرنزاع منسوخ کیے جائیں اور ملزمان کو دی گئی رعایت ضمانت واپس لی جاکر عدالت ابتدائی کو مقدمہ کے جلد تصفیہ کی ہدایت فرمائی جائے۔

۴۔ محمود حسین چوہدری، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل، نے وکلاء مستغیث اپیلانٹ کے دلائل کی تائید کرتے ہوئے مزید اضافہ کیا کہ مقدمہ ہذا میں رسپانڈنٹان نامزد ملزمان ہیں۔اُن کے خلاف چشمدید شہادت موجود ہے۔علاوہ ازیں واقعاتی اور قرائینی شہادت سے بھی پورے طور پر ملزمان ارتکاب جرم سے منسلک ہوتے ہیں۔ملزمان نے ایک منصوبہ کے تحت آتشیں اسلحہ سے مسلح ہوکر دو انسانوں کی زندگی لی ہے جس سے معاشرہ عدم تحفظ کا شکار ہوا ہے۔ملزمان مقدمہ کی کارروائی جلد مکمل کرنے میں تعاون کرنے کے بجائے تاخیری حربے استعمال کررہے ہیں۔دانستہ منصوبہ بندی کے تحت کبھی ایک ملزم عدالت سے غیرحاضر ہوجاتا ہے اور کبھی دوسرا جس سے شہادت استغاثہ پر منفی اثرات مرتب ہونے کے ساتھ ساتھ گواہان استغاثہ کے منحرف ہونے کا بھی احتمال ہے۔مزید دلائل دیتے ہوئے کہا کہ فاضل شریعت اپیلیٹ بینچ نے فیصلہ جات زیرنزاع صادر کرتے ہوئے قانون کے اہم اصولوں کو مدنظر نہ رکھا ہے۔جن وجوہات کی بناء پر ملزمان کو رعایت ضمانت دی گئی وہ قانوناً قابل پذیرائی نہ ہیں۔ضمانت کے مرحلہ پر گہرائی سے تجزیہ کر کے رائے قائم کرنا مقدمہ کے حتمی فیصلہ پر منفی اثرات ڈال سکتا ہے۔

۵۔ ارشد مجید ملک اور بابر علی خان، وکلاء رسپانڈنٹان (خانزادہ ومحمد معروف) نے جوابی دلائل میں فیصلہ جات زیرنزاع کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے اظہار کیا کہ فریقین کے درمیان دیرینہ دشمنی مسلمہ امر ہے۔استغاثہ نے جس طرح مقدمہ قائم کیا ہے اس سے بھی صاف عیاں ہے کہ دشمنی کی بناء پر بے گناہ لوگوں کو مقدمہ

میں ملوث کرنے کی کوشش کی گئی۔ پولیس نے دوران تفتیش بہت سے ملزمان کو دفعہ ۱۶۹ض ف کا استفادہ دے کر رہائی دی۔ جہاں تک ملزمان رسپانڈنٹان کا تعلق ہے اُن میں سے کسی ایک پر بھی یہ الزام نہ ہے کہ اُس کی فائرنگ سے کسی کی جان گئی۔ اس طرح اگر استغاثہ کی کہانی کو درست بھی مان لیا جائے تب بھی ان دوملزمان کا قتل میں ملوث ہونے کا معاملہ محتاج تحقیق ہے۔ تفتیشی کارروائی سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ محض عناد کی وجہ سے غلط طور پر اُن کو مقدمہ میں ملوث کیا گیا ہے جو نہ تو مبینہ وقوعہ میں موجود تھے اور نہ ہی انہوں نے کوئی جرم کیا ہے۔ ہر دوملزمان کے حوالے سے استغاثہ کوئی ایسی شہادت ریکارڈ پر لانے میں ناکام رہا ہے جس سے جرم ناقابل ضمانت کا ارتکاب ثابت ہوتا ہو۔ حتیٰ کہ دوران تفتیش آتشیں اسلحہ کی برآمدگی کے حوالہ سے کی گئی کارروائی سے بھی کہانی استغاثہ کی نفی ہوتی ہے اور ساری تفتیش مشکوک پائی جاتی ہے۔ شک کا فائدہ ہمیشہ ضمانت کے مرحلہ پر بھی ملزم کو ہی جاتا ہے۔ اس طرح ہر دوملزمان کو درست طور پر رعایت ضمانت دی گئی۔ جہاں تک رعایت ضمانت کا ناجائز فائدہ اُٹھانے کا سوال ہے تو یہ الزام بے بنیاد اور محض ملزمان کو قانونی حق سے محروم کرنے کی ایک کوشش ہے۔ ملزمان رسپانڈنٹان نے کسی طور پر بھی رعایت ضمانت کا ناجائز استفادہ حاصل نہ کیا ہے۔ مقدمہ کی کارروائی کی تکمیل کی ذمہ داری عدالت پر عائد ہوتی ہے۔ ملزمان کی وجہ سے مقدمہ کی تکمیل میں رکاوٹ نہ ہورہی ہے۔ استغاثہ شہادت پیش کرنے میں ناکام رہا ہے جس کی سزا ملزمان کو نہ دی جاسکتی ہے۔ فاضل وکلاء نے مزید اظہار کیا کہ اگر مبینہ شہادت استغاثہ کو درست مان بھی لیا جائے تب بھی ہر دوملزمان قانون کے مسلمہ اصولوں کے مطابق کسی ایسے ارتکاب جرم میں ملوث نہ پائے جاتے ہیں جس کی بناء پر اُنہیں رعایت ضمانت سے محروم کیا جاسکے۔ فیصلہ جات زیرنزاع میں کوئی قانونی خامی نہ ہے جو قانون کے مسلمہ اصولوں کے مطابق درست طور پر صادر کیے گئے ہیں۔ لہٰذا اپیل ہا بے وزن قرار دی جا کر خارج کی جائیں۔

۶۔ ہم نے بحث وکلاء فریقین میں اٹھائے گئے نکات کی روشنی میں حالات وواقعات مقدمہ اور ریکارڈ کا بغور جائزہ لیا۔ فریقین کے درمیان دیرینہ دشمنی اور سابقہ قتل کے مقدمات کا ہونا مسلمہ امور ہیں۔ اسی طرح مطابق ریکارڈ مقدمہ ہذا کے ملزمان کا مستغیث پارٹی سے سابقہ مقدمات قتل میں راضی نامہ کر کے مبلغ ۸۰ لاکھ روپے وصول کرنا بھی پایا جاتا ہے۔ اس پس منظر میں کہانی استغاثہ کہ مبینہ منصوبہ بندی کے تحت ارتکاب جرم کیا

گیا ہے' کی بادی النظر میں تائید ہوتی ہے۔مقدمہ کے مجموعی حالات کے تناظر میں اس پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔دوران تفتیش جو شہادت اکٹھی کی گئی ہے اس میں چشم دید گواہان کے علاوہ واقعاتی اور قرائینی شہادت بھی موجود ہے۔ہنوز کچھ ملزمان بیرون ملک مفرور ہیں۔مقدمہ ہذا کا چالان ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۷ء کو عدالت میں پیش ہوا جس میں استغاثہ نے ۲۲ گواہان درج کئے ہیں۔جبکہ اس وقت تک صرف دو کس گواہان استغاثہ کے بیانات قلمبند ہونا پائے جاتے ہیں۔

۷۔ کہانی استغاثہ کے مطابق وقوعہ میں آتشیں اسلحہ کی فائرنگ سے ناہید حسین اور شاہد وسیم کی اموات واقع ہوئیں۔پہلے فائر ملزمان بلاول اور ناصر سے منسوب ہیں جو مقتول ناہید حسین کے چہرے، منہ اور گردن پر لگے۔دیگر ملزمان سے فائرنگ کرتے ہوئے مقتول ناہید حسین کی چھاتی اور جسم کے دیگر حصوں جبکہ مقتول شاہد وسیم کے سر میں گولیاں لگنا منسوب ہیں۔رپورٹ ابتدائی میں فائرنگ کرنے والے ملزمان نامزد کیے گئے ہیں جن میں ملزمان رسپانڈنٹان خانزاہ اور محمد معروف کا واضح طور پر ذکر ہے۔کہانی استغاثہ میں منصوبہ بندی کے تحت گھات لگا کر مقتولین کو دھوکے سے بلانا اور ارتکاب جرم کرنا درج ہے۔رپورٹ میں چشم دید گواہان کا بھی تذکرہ ہے۔مزید برآں ابتدائی رپورٹ کسی غیر معمولی تاخیر کے بغیر درج کروائی گئی ہے۔ریکارڈ میں مقتول ناہید حسین (۳۱ سالہ نوجوان) کے جسم پر آتشیں اسلحہ کے فائر کی ۱۱ ضربات درج ہیں جبکہ مقتول شاہد وسیم (۲۳ سالہ نوجوان) کے جسم پر دو ضربات درج ہیں جس کی تائید پوسٹ مارٹم رپورٹ سے بھی ہوتی ہے۔آتشیں اسلحہ کا استعمال ہونا نہ صرف مبینہ ضربات کی نوعیت سے بلکہ اسلحہ کی برآمدگی اور قرآئینی شہادت سے بھی ثابت ہے۔کہانی استغاثہ میں پانچ سے زائد افراد پر مجمع غیر قانونی کے اراکین ہوتے ہوئے ارتکاب جرم کا الزام بھی عائد کیا گیا ہے۔ہر دو ملزمان کو عدالت ماتحت نے ضمانت کی رعایت کا مستحق نہ قرار دیتے ہوئے ان کی درخواست مسترد کی جبکہ فاضل عدالت شریعت اپیلٹ بینچ نے فیصلہ جات زیر نزاع کی رو سے اُن کو ضمانت کی رعایت دی۔

۸۔ ملزم رسپانڈنٹ (خانزادہ) کو ضمانت کا حقدار قرار دینے کے لئے فاضل شریعت اپیلیٹ بینچ نے رائے قائم کی کہ گو کہ وہ ابتدائی رپورٹ میں نامزد ہے لیکن اُس پر مخصوص فائر سے ضرب پہنچانے کا الزام نہیں اور نہ ہی

کلاشنکوف کی برآمدگی ہوئی ہے' اس طرح اس حد تک معاملہ مزید تحقیق طلب ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ مقدمہ ہذا میں کہانی استغاثہ کے مطابق چشم دید گواہان ہیں اور ملزم خانزادہ کی موجودگی اور آتشیں اسلحہ کے استعمال کا بھی تذکرہ ہے' اس طرح یہ قرارداد صادر کرنا کہ ملزم خانزادہ سے ضرب پہنچانا منسوب نہ ہے' باریک بینی سے تجزیہ کے مترادف ہے جو قبل از وقت بھی ہے۔ بظاہر نامزد ملزمان بشمول خانزادہ نے فائرنگ کی جس سے مقتولین ناہید حسین اور شاہد وسیم کے جسم پر متعدد ضربات آئیں۔ ان متعدد ضربات میں سے مقتول ناہید حسین کے چہرے، منہ اور گردن پر آنے والی ضربات ملزم دلاور اور ناصر کی فائرنگ سے منسوب ہیں جبکہ بقیہ ضربات دیگر ملزمان بشمول خانزادہ اور محمد معروف سے منسوب ہیں۔ مقتول ناہید حسین کے جسم پر پائی جانے والی ۱۱ ضربات کی تصدیق پوسٹمارٹم رپورٹ اور دیگر شہادت سے ہوتی ہے۔ اس طرح عدالت ماتحت کی یہ قرارداد کہ ملزم خانزادہ سے ضرب پہنچانا منسوب نہ ہے ہماری رائے میں قبل از وقت اور شہادت کا باریک بینی سے تجزیہ کرنے کے مترادف ہے جس کی ضمانت کے مرحلہ پر اجازت نہ ہے۔

۹۔ فاضل شریعت اپیلیٹ بینچ نے ملزم محمد معروف کے متعلق فرد مقبوضگی کی عبارت درج کرتے ہوئے یہ رائے قائم کی کہ کلاشنکوف ملزم کی نشاندہی پر برآمد نہ ہوئی ہے جبکہ فرد مقبوضگی میں درج کردہ عبارت میں واضح طور پر درج ہے کہ محروسہ ملزم محمد معروف نے انکشاف کیا ہے کہ مقدمہ ہذا کے مرکزی ملزم اور اُس کے حقیقی بھائی نے اُس کے گھر میں ایک کلاشنکوف معہ روند ایک توڑے میں لا کر رکھی تھی۔ اس انکشاف کے باوجود یہ رائے قائم کرنا کہ کلاشنکوف ملزم کی نشاندہی پر برآمد نہ ہوئی ہے' خلاف حقائق ہے۔ البتہ یہ قرارداد کہ ضبط شدہ کلاشنکوف سے ملزم کا فائر کرنا منسوب نہ ہے اس حد تک درست ہے کیونکہ استغاثہ نے ملزم محمد معروف کی منضبطہ کلاشنکوف سے فائر منسوب نہ کیا ہے۔ تاہم اس بناء پر یہ قرارداد کہ کہانی استغاثہ میں اس سے شک پیدا ہوتا ہے' ہماری رائے میں قبل از وقت اور باریک بینی سے تجزیہ کے مترادف ہے۔

۱۰۔ فیصلہ جات زیرنزاع میں کچھ دیگر اصولوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے تاہم اُن کا مقدمہ کے حالات و واقعات پر منطبق ہونے کا کوئی جواز درج نہ ہے۔ فیصلہ جات زیرنزاع میں درج اصول ہا کہ کسی شخص کی ضمانت بطور سزا روکی جا کر اُسے غیر معینہ مدت تک قید نہیں رکھا جا سکتا، ضمانت کے مرحلہ پر بھی شک کا فائدہ ملزم کو جاتا

ہے اور اسی طرح غرضِ مشترک اور نیابتی ذمہ داری کا تعین بھی عدالت ابتدائی نے کرنا ہے۔

۱۱۔ چونکہ مقدمہ ہذا میں ملزمان کے خلاف انتہائی سنگین جرائم مستوجب سزا قصاص کے ارتکاب کا الزام ہے اس لیے مقدمہ کی کارروائی کا جائزہ لینے کے لئے ہم نے عدالت ابتدائی کا ریکارڈ بھی طلب کیا جس کے ملاحظہ سے پایا جاتا ہے کہ چالان ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۷ کو دائر عدالت ہوا اور تقریباً سوا سال سے زائد عرصہ میں صرف دو گواہان استغاثہ کی شہادت قلمبند ہو سکی ہے۔ عدالت ماتحت کے احکامات درمیانہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ کی کارروائی کے دوران استغاثہ، ملزمان اور عدالت ابتدائی نے قانون کے تقاضوں کے مطابق سنجیدگی سے اپنا کردار ادا نہ کیا ہے۔ بعض احکامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ معمول کے طور پر نا قابل پذیرائی وجوہات پر بھی تاریخ گردانی کا طرزِ عمل اپنایا گیا ہے۔ ہم اس طرزِ عمل کو عدالتی تقاضوں کے مطابق نہ پاتے ہیں۔ تمام متعلقہ عدالت ہا کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس طرح کے سنگین مقدمات میں عدم توجہ کے مظاہرے کے بجائے انتہائی سنجیدگی کے ساتھ عدالتی ذہن اور اختیارات کا استعمال کیا جائے اور ایسے معاملات کو جلد از جلد یکسو کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔ آئندہ اس طرح کے تساہل کی صورت میں تادیبی کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

۱۲۔ مقدمہ ہذا میں استغاثہ نے بھی ایک دو مراحل پر شہادت قلمبند کرنے پر اصرار نہ کیا ہے اور معمول کے مطابق تاریخ گردانی کا طرزِ عمل اپنایا ہے۔ عدالت ابتدائی کے احکامات درمیانہ کے مطابق تقریباً چار درجن کے قریب پیشیاں بھگتی جا چکی ہیں لیکن مقدمہ میں مثبت پیشرفت کا فقدان ہے۔ چار درجن پیشیوں میں اب تک صرف دو گواہان کے بیانات قلمبند ہونا انصاف کے تقاضوں اور عدالتی وقار کے مطابق نہ ہے۔ اکثر پیشیوں پر ملزمان کا طرزِ عمل واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ دانستہ مقدمہ میں تاخیر کی جا رہی ہے۔ کبھی ایک ملزم غیر حاضر ہوتا ہے تو کبھی دوسرا اور کبھی وکیل پیش کرنے کے بہانے سے مقدمہ میں تاخیر کی جا رہی ہے۔

۱۳۔ ملزمان کی نسبت وکیل استغاثہ کے الزامات کہ وہ رعایت ضمانت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے شہادت استغاثہ پر اثر انداز ہونے کے ساتھ ساتھ گواہان استغاثہ کو منحرف کر رہے ہیں اور انہوں نے وکیل مستغیث کو پیروی مقدمہ کرنے پر دھمکی بھی دی، میں کسی حد تک صداقت ہوگی مگر اس نسبت اس مرحلہ پر محض

زبانی استدلال کی بناء پر کوئی واضح قرارداد صادر نہیں کی جاسکتی تاہم عدالت ابتدائی میں مقدمہ کی کارروائی کے دوران ملزمان رسپانڈنٹان کے طرزِ عمل کا اگر باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو یہ نتیجہ اخذ کرنے میں کوئی دشواری نہ ہے کہ ملزمان مقدمہ کی جلد یکسوئی میں حائل ہو رہے ہیں۔ بیشتر تاریخ پیشی ہا پر ملزمان کے مختلف حیلے بہانوں کی وجہ سے مقدمہ التواء کا شکار ہے اور کوئی ایسی تاریخ نہیں ہوتی جس میں ایک یا دوسرا ملزم استثنائی کا بہانہ نہ بناتا ہو۔ اسی طرح ملزمان میں سے ایک کو فروری ۲۰۱۸ء اور دوسرے کو مئی ۲۰۱۸ء میں ضمانت ملی مگر اس کے بعد بھی انہوں نے متعدد پیشیوں پر عدالت میں حاضر ہونے کے بجائے ذاتی حاضری سے استثنائی کی نسبت درخواست بازی کے طرزِ عمل کو اپنائے رکھا۔ اس طرح بادی النظر میں محض گواہان پر اثر انداز ہونا ہی ضمانت کا ناجائز استعمال نہیں بلکہ ملزمان کا دانستہ حکمت عملی کے تحت مقدمہ کی بروقت یکسوئی اور اس کی پیش رفت میں رکاوٹ بننا بھی ضمانت کے ناجائز استفادہ کے ذمرہ میں آتا ہے۔ مقدمہ ہذا میں ملزمان رسپانڈنٹان کے اپنائے گئے طرزِ عمل سے عیاں ہوتا ہے کہ وہ ضمانت حاصل کرنے کے بعد عدالت میں حاضری کو زیادہ اہمیت نہ دیتے ہیں بلکہ اپنی مرضی کے مطابق جب جی چاہا حاضر ہو جاتے ہیں اور جب جی چاہا مستثنائی کی درخواست دے کر مقدمے کو التواء میں ڈال دیتے ہیں۔

۱۴۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ ہر دو ملزمان کو عدالت ابتدائی نے جمع کیے گئے مواد کی بناء پر ضمانت کا مستحق قرار نہ دیا ہے۔ فاضل شریعت اپیلیٹ بینچ نے ملزمان رسپانڈنٹان کو جن وجوہات کی بناء پر ضمانت دی وہ مقدمہ ہذا کے خصوصی حالات و واقعات کے پیش نظر قابل پذیرائی نہ ہیں۔ عدالت ابتدائی نے درست طور پر فیصلہ صادر کیا جبکہ فاضل شریعت اپیلیٹ بینچ نے قانونی اصولوں کے نقیض ایسے نتائج مرتب کیے جو قبل از وقت ہونے کے ساتھ ساتھ مقدمہ کے حتمی انفصال پر بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ بالخصوص جبکہ ایک مقتول کے جسم پر آتشیں اسلحہ کی ۱۱ ضربات درج ہیں اور ملزمان پر چشمدید گواہان کی موجودگی میں ضربات پہنچانے اور غرضِ مشترک رکھتے ہوئے مجمع غیر قانونی کے اراکین ہونے کا الزام ہے' تو ایسی صورت میں محض اس بناء پر کہ کسی ایک ملزم سے مخصوص ضرب منسوب نہ ہے' ضمانت کی رعایت دینا درست معلوم نہ ہوتا ہے۔ ان وجوہات کے علاوہ ملزمان اپنے طرزِ عمل کہ انہوں نے رعایت ضمانت کے بعد عدالت میں حاضری کو محض رسمی اور غیر ضروری

سمجھا' کی بناء پر بھی رعایت ضمانت کے حقدار نہ ہیں۔ ان حالات کے تناظر میں ملزمان رسپانڈنٹان کو دی گئی رعایت ضمانت واپس لی جاتی ہے۔ مزید برآں ہم ذیلی سطور میں مقدمہ کو اندر تین ماہ یکسو کرنے کی ہدایات جاری کر رہے ہیں جس پر عملدرآمد صرف اُسی صورت میں ممکن ہے کہ ملزمان ضمانت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مقدمہ کی پیشرفت میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔

۱۵۔ یہاں پر ہم اس بات کا تذکرہ بھی مناسب سمجھتے ہیں کہ نہ صرف مقدمہ ہذا میں بلکہ کئی دیگر مقدمات کی کارروائی سے بھی یہ عیاں ہوتا ہے کہ فوجداری مقدمات کی یکسوئی میں غیر ضروری تاخیر کی جاتی ہے۔ ہمارے نکتہ نظر میں فوجداری بالخصوص قصاص کے مقدمات میں غیر ضروری تاخیر نہ صرف نظام فراہمی انصاف کے لیے سوالیہ نشان ہے بلکہ قصاص اور سزا و جزا کے تصور کی عملاً نفی ہے۔ قصاص کے مقدمات میں سزا محض رسمی عمل نہ ہے بلکہ یہ ریاست اور معاشرہ کے لیے انتہائی اہم اور ناگزیر ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں قصاص کو معاشرہ اور ریاست کے اندر قیام امن اور بقا انسانی کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس میں انسانی زندگی کے تحفظ کی ضمانت ہے۔ خالقِ کائنات کا واضح حکم ہے کہ:

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿البقرة۔۱۷۹﴾

''عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے' اس باعث تم (قتل ناحق) سے رُکو گے''

یہ مقصد تب ہی حاصل ہو سکتا ہے جب قصاص کے مقدمات کو مختصر ترین عرصہ میں یکسو کیا جائے تا کہ مجرموں کو منطقی انجام تک پہنچتا دیکھ کر معاشرہ اصلاح، بقا اور امن کی طرف آئے اور ایسے جرائم کا تدارک ہو سکے۔ ناحق قتلِ انسانی صرف ایک فرد ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے اور اسی طرح کسی ایک جان کو بچانا پوری انسانیت کو بچانا ہے۔ اس حوالہ سے ہم سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۳۲ کا حوالہ دینا مناسب سمجھتے ہیں جو بذیل درج کی جاتی ہے:۔

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيراً مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿المائدہ۔۳۲﴾

''ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد پھیلانے والا ہو قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو کسی ایک کی جان بچالے' اُس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔ اور ان کے پاس ہمارے بہت سے رسول ظاہر دلیلیں لے کر آئے لیکن اُس کے بعد بھی اُن میں سے اکثر لوگ زمین پر ظلم و زیادتی اور زبردستی کرنے والے ہی رہے''۔

اگر ایسے مقدمات کے فیصلے میں اتنی تاخیر کی جائے کہ معاشرہ میں یہ معاملات بھولی بسری کہانی بن جائیں اور کسی کو یاد ہی نہ رہیں تو ایسی صورت میں کسی فرد کی سزا صرف اُسی کی حد تک رہ جائے گی اور سزا کا اصل مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ اس طرح ہماری رائے میں تمام عدالت ہا پر لازم ہے کہ وہ فوجداری مقدمات کا تصفیہ کرنے میں مؤثر کردار ادا کریں۔ اس نسبت اگر ضروری ہو تو قانون سازی بھی کی جائے۔ لیکن وکلاء اور عدالتوں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ایسے مقدمات کو مختصر ترین وقت میں یکسو کرنے کے لیے مؤثر کردار اپنائیں۔ اس طرح حالات کے تناظر میں ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ عدالت ابتدائی تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے آج کی تاریخ سے اندر تین ماہ مقدمہ کی کارروائی مکمل کرے۔

۱۶۔ ریکارڈ کے ملاحظہ سے یہ بھی عیاں ہوتا ہے کہ تین چار تواریخ پر ملزمان کے پیش نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی درج ہے کہ پولیس کی نفری مختلف ہنگامی ڈیوٹی پر مامور ہے۔ عدالتی نوٹس میں یہ بھی ہے کہ بالخصوص بھمبر میں قتل کے مقدمات میں پولیس کی طرف سے اس طرح کا طرزِ عمل اپنایا جاتا ہے جو انتہائی افسوسناک ہونے کے ساتھ ساتھ نظام فراہمی انصاف میں رکاوٹ کا بھی سبب ہے۔ اس لیے ہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایس پی ضلع بھمبر کو ہدایت جاری کرتے ہیں کہ بالخصوص مقدمہ ہذا اور بالعموم تمام فوجداری مقدمات میں زیر حراست ملزمان کی عدالت میں تاریخ پر حاضری کو یقینی بنایا جائے۔ اس نسبت کسی قسم کا عذر توہین عدالت اور خلاف ورزی قانون وفرائض منصبی کی عدم ادائیگی وغفلت کے مترادف ہوگا۔ اس طرزِ عمل پر عدالت براہ راست انضباطی کارروائی عمل میں لانے پر بھی مجبور ہوگی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایس پی ضلع بھمبر، کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ عدالت ابتدائی کے ساتھ مسلسل رابطہ میں رہ کر بروقت عدالتی کارروائی مکمل کروانے کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائیں اور ملزمان اور گواہان کی حاضری کو یقینی بنائیں۔

۱۷۔ بالا حالات وواقعات کے تناظر میں ہم مندرجہ ذیل ہدایات جاری کرنا ضروری سمجھتے ہیں:۔

(الف) ملزم کا رعایت ضمانت کے بعد عدالت کی کارروائی کے دوران حاضر نہ ہونا یا دیگر طریقہ سے مُخل ہونا اور مقدمہ کے جلد فیصل ہونے میں رکاوٹ ڈالنا بھی' رعایت ضمانت کا ناجائز استعمال قرار دیا جاتا ہے اور ایسا ملزم رعایت ضمانت کا استحقاق کھو جاتا ہے۔

(ب) عدالت ہا فوجداری بالخصوص قصاص کے مقدمات کی سماعت کے دوران عدم توجہی اور رسمی کارروائی کے طرزِ عمل کو ترک کر کے پوری یکسوئی اور تندہی کے ساتھ جملہ عدالتی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسے مقدمات کی جلد از جلد یکسوئی کا طرزِ عمل اپنائیں۔

(ج) ضلعی عدالت ہا' سیشن جج اور ایس ایس پی ضلع ہر ماہانہ میٹنگ میں قصاص اور سنگین جرائم کے مقدمات کی سماعت کے حوالے سے باہم مؤثر اشتراک عمل طے کریں اور اگر عدالت ہا ماتحت کو ایس ایس پی ضلع یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے عدم تعاون کی شکایت ہو تو معاملہ فوری طور پر رجسٹرار عدالت ہذا کے نوٹس میں لایا جائے۔

(د) زیرحراست ملزمان کا عدالت میں اس بناء پر پیش نہ کیا جانا کہ نفری دستیاب نہ ہے' فراہمی انصاف میں رکاوٹ ڈالنے کے علاوہ توہین عدالت کے مترادف ہے۔ ایسی صورت میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایس ایس پی ضلع ذاتی طور پر ذمہ دار تصور ہوں گے اور معاملہ عدالت کے نوٹس میں آنے کی صورت میں انضباطی کارروائی کی جائے گی۔

بحالات بالا ہر دو اپیل ہا منظور کرتے ہوئے فیصلہ جات زیرنزاع منسوخ کیے جا کر ملزمان رسپانڈنٹان کو دی گئی رعایت ضمانت واپس لی جاتی ہے۔ فیصلہ سرِ اجلاس سنایا گیا۔ فیصلہ کی نقول متعلقین کو ارسال کی جائیں۔

میرپور — **چیف جسٹس** — **جج**

۲۷ فروری ۲۰۱۹ء